سوال

(65)ناقص الخلقت بچے کی نمازِجنازہ پڑھنے کا کیا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اپنی مایہ ناز کتاب ''مختصر احکام الجنائز'' (مترجم : شبیر بن نور، نظرثانی سید بدیع الدین راشدی رحمہ اللہ) کے ص : ۱۲۶، پر حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ کی روایت ذکر کرتے ہیں کہ خیبر کے دن ایک صحابی وفات پاگیا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رضی اللہ عنہم نے رسول اللہ ﷺ سے تذکرہ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا : 'صَلُّوا عَلٰی صَاحِبِکُم' یہ سن کر لوگوں کے چہرے اتر گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا : 'اِنَّ صَاحِبَکُم غَلَّ فِی سَبِیلِ اللّٰہِ' جب اس کے سامان کی تلاشی لی گئی تو اس کے سامان سے ایک موتی نکلا جس کی قیمت دو درہم تھی۔ (موطا امام مالک، کتاب الجہاد، باب ماجاء فی الغلول، ص : ۲۷۰۔ سنن نسائی : کتاب الجنائز، باب الصلوة علی من غسل، ج : ۱، ص : ۲۷۸)

اس حدیث سے تیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اس حکم سے دو طرح کے آدمی مستثنیٰ ہیں۔ ان کی نمازِجنازہ ادا کرنا فرض نہیں۔

1 ...نابالغ بچہ : اسی لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرزند ابراہیم کی نمازِجنازہ ادا نہیں کی جب کہ ان کی عمر اٹھارہ ماہ تھی۔ (سنن اَبی داوٗد، کتاب الجنائز باب فی الصلوة علی الطفل، ج : ۲، ص : ۴۵۴)

ابراہیم بن محمد ﷺ نے کون سی خیانت کی تھی جس بناء پر جنازہ نہ پڑھایا گیا حالانکہ اس حدیث کے ذیل میں حضرت وائل بن داوٗد کی روایت میں ہے کہ

'لَمَّا مَاتَ اِبرَاہِیمُ بنُ النَّبِیِّ صَلّٰی عَلَیہِ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ فِی المَقَاعِدِ۔ الحدیثِ' حوالہ مذکور

2 ... سنن ابن ماجہ میں بروایت حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے فرزند ابراہیم کا جنازہ پڑھایا اور فرمایا :

'اِنَّ لَہٗ مُرضِعًا فِی الجَنَّةِ وَلَو عَاشَ لَکَانَ صِدِّیقًا نَبِیًّا' (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلوة علی ابن رسول اللہ ﷺ وذکر وفاتہ، ص : ۱۰۸)

پھر ص : ۱۲۷، پر ارقام فرماتے ہیں کہ حسب ذیل افراد کی نمازِجنازہ ادا کرنا شرعاً ثابت ہے۔

بچہ اگرچہ اس کی ناتمام ولادت ہوئی ہو اس کی نمازِجنازہ ادا کی جائے گی۔ (سنن اَبی داوٗد کتاب الجنائز، باب المشی امام الجنازة، ج : ۲، ص : ۴۵۳)۔ (وسنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلوة علی الطفل، ص : ۱۰۸)

ناتمام وہ بچہ ہے جس کے چار ماہ مکمل ہو چکے ہوں اور اس میں روح پھونکی گئی ہو پھر وفات پائے۔ پھر اس کی وضاحت اور تائید کے لیے تخلیق انسانی کے مدارج کی حدیث (کہ انسان اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رہتا ہے، پھر اتنے ہی دن لوتھڑے کی شکل میں، پھر اتنے ہی دن بوٹی کی طرح رہتا ہے، پھر اس میں روح پھونکی جاتی ہے۔) الحدیث

ارقام فرماتے ہیں۔ (صحیح البخاری، کتاب القدر، ج : ۲، ص : ۹۷۵۔ صحیح مسلم، کتاب القدر، ج : ۲، ص : ۳۳۲)

حالاں کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'إِذَا استَهَلَّ الصَّبِيُّ صُلِّيَ عَلَيهِ' (سنن ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصلوۃ علی الطفل، رقم:۱۵۰۸)

اور سنن الترمذی میں بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

'الطِّفلُ لَا یُصَلّٰی عَلَیهِ وَلَا یَرِثُ وَلَا یُورَثُ حَتّٰی یَستَهِلَّ' (سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ترک الصلوۃ علی الطفل حتی یستھل، رقم:۱۰۳۲)

اور صحیح بخاری میں ہے:

'إِذَا استَهَلَّ صَارِخًا صُلِّیَ عَلَیهِ وَلَا یُصَلّٰی عَلٰی مَن لَا یَستَهِلُّ مِن اَجلِ اَنَّهٗ سِقطًا' (صحیح البخاری، کتاب الجنائز، باب اذا اسلم الصبی، رقم:۱۳۵۸)

ان ہر دو مسائل میں تعارض ہے اقرب الی الصواب کون سی صورت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

واضح ہو کہ علامہ البانی رحمہ اللہ کا مقصود محض نمازِ جنازہ کے حکم سے استثناء ہے، نہ کہ ان کی طرف کسی خیانت کی نسبت ہے۔ حاشا وکلا نہیں۔

اور جن روایات میں یہ ہے، کہ آپ نے اپنے صاحبزادے ابراہیم کی نمازِ جنازہ پڑھی ہے، ان میں کلام ہے یہ مقال سے خالی نہیں۔ نبی ﷺ کا اس کا جنازہ نہ پڑھنا محض جواز بیان کرنے کے لیے تھا، ورنہ آپ سے بچے کی نمازِ جنازہ پڑھنا بحق ثابت ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

'أُتِيَ رَسُولُ اللّٰہِ ﷺ بِصَبِيٍّ مِن صِبیَانِ الاَنصَارِ، فَصُلِّيَ عَلَیهِ...' (صحیح مسلم، باب مَعنَیٰ کُلِّ مَولُودٍ یُولَدُ عَلَی الفِطرَۃِ وَحُکمِ مَوتِ...الخ، رقم:۲۶۶۲)، (سنن النسائی، الصَّلَاۃُ عَلَی الصِّبیَانِ، رقم:۱۹۴۷)

پھر وہ بچہ جس کی تخلیق مکمل ہو چکی ہو اور ماں کے شکم میں وفات پا جائے، اس کی نمازِ جنازہ مشروع ہے جیسا کہ علامہ موصوف کا کہنا ہے اور شیخ ابن باز ''فتح الباری'' کے حاشیہ پر رقم طراز ہیں:

'اَلقَولُ بِعَدَمِ الصَّلَاۃِ عَلَی السِّقطِ ضَعِیفٌ۔ وَالصَّوَابُ شَرعِیَّۃُ الصَّلَاۃِ عَلَیهِ اِذَا سَقَطَ بَعدَ نَفخِ الرُّوحِ فِیهِ وَکَانَ مَحکُومًا بِاِسلَامِهٖ، لِاَنَّهٗ مَیِّتٌ مُسلِمٌ فَشُرِعَتِ الصَّلَاۃُ عَلَیهِ، کَسَائِرِ مَوتَی المُسلِمِینَ، وَلِمَا رَوٰی اَحمَدُ، وَابُوداوٗد، والترمذی والنسائی، عن المغیرۃ بن شعبۃ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: وَالسِّقطُ یُصَلّٰی عَلَیهِ، وَیُدعٰی لِوَالِدَیهِ بِالمَغفِرَۃِ، وَالرَّحمَۃِ (واسنادہ حسن) (واللہ اعلم)' (۳/۲۰۱)

اس کے مقابلہ میں جابر کی روایت ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو! ''نصب الرایہ'' (۲/۲۷۷)، ''تلخیص'' (۵/۱۴۶،۴۷)، ''المجموع'' (۵/۲۵۵) اور علامہ کی کتاب ''نقد التاج الجامع'' (رقم: ۲۹۳) فرمایا: وَاِنَّمَا صَحِیحٌ الحَدِیثُ بِدُونِ ذِکرِ الصَّلَاۃِ فِیهِ'' جیسا کہ موصوف نے ''اِرواء الغلیل'' (۱۷۰۴) میں اس امر کی تحقیق کی ہے۔

اور ''سنن ترمذی'' کی حدیث کی وضاحت کےلیے ملاحظہ ہو!إرواء الغليل (۱۴۸/۶) اوراخیر میں بخاری کے حوالہ سے جو عبارت نقل کی ہے ، یہ زہری کا قول ہے۔ مرفوع روایت نہیں۔ یہاں محقق قول وہی ہے ، جوپہلے گزرچکا۔ لہٰذا مرویات میں کوئی تعارض نہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد:3،کتاب الجنائز:صفحہ:123

محدث فتویٰ